بسم اللہ الرحمن الرحیم

سجدہ شکر کی منت کا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سجدۂ شکر کی منت کونسی منت ہوگی؟ شرعی یا عرفی؟ تفصیلا رہنمائی درکار ہے؟

جواب

حکم شرعی یہ ہے کہ سجدۂ شکر مشروع، یعنی جائز، بلکہ مستحب اور عبادتِ مقصودہ ہے، اس کی مشروعیت پر نبی پاک صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور سلف صالحین کے عمل کے حوالے سے کثیر روایات موجود ہیں اور اس کی منت، شرعی منت ہے، اگر کسی نے اس کی منت مانی، تو اُس پر اسے پورا کرنا شرعاً لازم وضروری ہے۔

مزید تفصیل یہ ہے کہ شریعتِ مطہرہ نے شرعی منّت کہ جس کا پورا کرنا شرعاً واجب ہوتا ہے، اس کی کچھ شرائط بیان کی ہیں، جن کے تحت ہی کسی منت کے لازم ہونے یا نہ ہونے کا حکم دیا جاتا ہے، ان میں سے کچھ بنیادی شرائط یہ ہیں: (1) جس چیز کی منت مانی جائے وہ خود فی الحال یا فی المآل (آئندہ) شریعت کی طرف سے پہلے سے لازم نہ ہو۔ (2) جس چیز کی منت مانی جائے، وہ خود بالذات عبادتِ مقصودہ ہو، یعنی کسی دوسری عبادت کے لیے وسیلہ نہ ہو۔ (3) ایسی چیز کی منت مانی جائے کہ جس کی جنس سے کوئی واجب ضرور ہو۔

ان شرائط پر غور کیا جائے، تو سجدۂ شکر عبادت مقصودہ بھی ہے، نیز وہ خود فرض یا واجب بھی نہیں، بلکہ ایک مستحب کام ہے اور سجدۂ شکر کی جنس سے فرض وواجب بھی موجود ہے، جیسے سجدۂ تلاوت واجب ہے، لہٰذا اگر کوئی سجدۂ شکر کی منت مانے گا، تو وہ لازم ہو جائے گی اور اس کو پورا کرنا بھی لازم وضروری ہے۔

تنبیہ: ممکن ہے یہ سوال امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی طرف منسوب اس قول سے پیدا ہوا ہو کہ سجدۂ شکر، مشروع نہیں، "تو یاد رہے کہ فقہائے کرام نے اس کی توجیہ بیان فرمائی کہ یہاں عدمِ مشروع سے مراد عدمِ وجوب ہے، نہ کہ عدمِ جواز، خود امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا قول ہے کہ میں اسے بطورِ واجب مشروع نہیں سمجھتا، لہٰذا نفسِ جواز میں کوئی اختلاف نہیں، تینوں ائمہ سے سجدۂ شکر کا جواز ہی ثابت ہے اور صاحبین کے قول پر استحباب بھی ثابت ہے۔

شرعاً منت لازم ہونے کی کچھ شرائط وضوابط ہیں، چنانچہ ان کا بیان کرتے ہوئے علامہ عالم بن علاء دہلوی ہندی رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 786ھ/1384ء) لکھتے ہیں: "اعلم ان النذر لا یصح الا بشروط ثلاثۃ: احدھا: ان یکون الواجب من جنسہ شرعا والثانی: ان یکون مقصوداً لا وسیلۃ والثالث: ان لا یکون واجبا علیہ فی الحال او ثانی الحال" ترجمہ: تو جان لے! منت شرعی تین شرائط سے درست ہوتی ہے، ان میں سے ایک یہ کہ اس کی جنس سے کوئی شرعی واجب ہو۔ دوسری یہ کہ وہ عبادت،

عبادت مقصودہ ہو، عبادت کے لیے وسیلہ نہ ہو۔ تیسری یہ کہ وہ فی الحال یا آئندہ خود واجب نہ ہو۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ، کتاب الصوم، جلد3، صفحہ 431، مطبوعہ کوئٹہ)

مختلف مواقع پر نبی پاک سے سجدۂ شکر کرنا ثابت ہے، جیسے ابو جہل کے واصل جہنم ہونے کی خبر سن کر نمازِ شکر ادا کی، اور ایک روایت میں ہے کہ پانچ بار سجدۂ شکر ادا کیا۔ اِسی طرح ایک ناقص الخلقت شخص کو دیکھا تو، سجدہ ادا کیا (جیسا کہ امام حاکم نے روایت کیا)۔ یونہی خوشی کی خبر سن کر سجدۂ شکر ادا کرتے، جیسا کہ سننِ ابن ماجہ میں ہے: "عن أبي بكرة، أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أتاه أمر يسره أو بشر به، خر ساجدا، شكرا لله تبارك وتعالى "ترجمہ: حضرت سیدنا ابو بکرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کوئی خوشی کی خبر پہنچتی یا آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو کوئی خوشخبری سنائی جاتی، تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں چلے جاتے۔ (سنن ابن ماجہ، باب ماجاء فی الصلاۃ والسجدۃ عند الشکر، صفحہ 210، مطبوعہ لاہور)

سجدۂ شکر کے مستحب ہونے کے متعلق علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "وسجدة الشكر: مستحبة به يفتى... (قوله به يفتى) هو قولهما... **والأظهر أنها مستحبة** كما نص عليه محمد لأنها قد جاء فيها غير ما حديث وفعلها أبو بكر وعمر وعلي، فلا يصح الجواب عن فعله صلى الله عليه وسلم بالنسخ... وفي آخر شرح المنية:... **وعليه الفتوى**"ترجمہ: اور سجدۂ شکر مستحب ہے، اسی پر فتویٰ ہے، (علامہ شامی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں) یہ صاحبین کا قول ہے اور زیادہ ظاہر بھی یہی قول ہے کہ یہ مستحب ہے، جیسا کہ امام محمد رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اِس کی صراحت فرمائی، کیونکہ اس پر بہت سی احادیث وارد ہیں اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر و مولیٰ علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہم کا عمل بھی مروی ہوا، لہٰذا اس کے متعلق نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عمل منسوخ ہونے کا قول درست نہیں اور شرح منیہ کے آخر میں ہے:... اِسی پر فتویٰ ہے۔ (رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی سجدۃ الشکر، جلد2، صفحہ 720، مطبوعہ کوئٹہ)

صرف سجدہ کرنا بھی عبادتِ مقصودہ ہے، لہٰذا سجدۂ شکر عبادت مقصودہ ہے، چنانچہ امام اکمل الدین محمد بن محمد رومی البابرتی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 786ھ) "عنایہ" میں، علامہ بدر الدین عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 855ھ/1451ء) "بنایہ" میں لکھتے ہیں: "فعند محمد السجدة الواحدة عبادة مقصودة"ترجمہ: امام محمد رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے نزدیک خالی سجدہ کرنا، عبادتِ مقصودہ ہے۔ (البنایۃ شرح الہدایۃ، جلد2، صفحہ 667، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور اسی بات کو علامہ زَیلَعی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 743ھ/1342ء) "تبیین الحقائق" میں لکھتے ہیں: "أن السجدة الواحدة قربة وهي سجدة الشكر"ترجمہ: تنہا سجدہ کرنا، قربت (مقصودہ) ہے اور یہ سجدۂ شکر ہے۔ (تبیین الحقائق، جلد1، صفحہ 197، مطبوعہ المطبعۃ الکبری، القاہرۃ)

عبادت کی چار اقسام میں سے پہلی قسم بیان کرتے ہوئے اِمامِ اہلِ سنّت رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: **"مقصودہ مشروطہ جیسے**، نماز و نمازِ جنازہ و سجدۂ تلاوت و **سجدۂ شکر کہ سب مقصود بالذات ہیں اور سب کے لیے طہارتِ کاملہ شرط،** یعنی نہ حدثِ اکبر ہو نہ اصغر۔ نیز یاد پر تلاوتِ قرآنِ مجید کہ مقصود بالذات ہے اور اس کے لیے صرف حدثِ اکبر سے طہارت شرط ہے، بے وضو جائز ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 3، صفحہ 557، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

سجدۂ شکر کی جنس سے واجب بھی موجود ہے، جیسا کہ سجدۂ تلاوت، ان دونوں کا نفسِ حکم مختلف ہونے کے باوجود طریقۂ ادا ایک ہی ہے، چنانچہ مراقی الفلاح میں فرمایا: "وھیئتھا ان یکبر مستقبل القبلۃ ویسجد، فیحمد اللہ ویشکر ویسبح ثم یکبر فیرفع رأسه مثل سجدۃ التلاوۃ بشرائطھا" یعنی سجدۂ شکر کا طریقہ یہ ہے کہ قبلے کی طرف منہ کر کے تکبیرِ تحریمہ کہے اور سجدہ کرے اور اللہ کی حمد بیان کرے، شکر ادا کرے، تسبیح پڑھے، پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے، **سجدۂ تلاوت کی مثل اس کی شرائط کے ساتھ (اسے بھی ادا کرے)۔**

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، جلد 2، صفحہ 110، مطبوعہ کراچی)

سجدہ شکر کی منت مانی، تو اس کی ادائیگی لازم ہونے کی صراحت کرتے ہوئے شیخ ہبۃ اللہ بن محمد بعلی تاجی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1224ھ) لکھتے ہیں: "سجدۃ الشکر مستحبۃ وبہ یفتی... وعلی ھذا لو نذر سجدۃ الشکر تجب" ترجمہ: مفتی بہ قول کے مطابق سجدہ شکر مستحب ہے اور اس کے مطابق **اگر کسی شخص نے سجدہ شکر کی منت مانی، تو اس پر سجدۂ شکر واجب ہو جائے گا۔**

(التحقیق الباھر شرح الاشباہ والنظائر، جلد 7، صفحہ 370، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اعظم رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے نزدیک عدمِ مشروع کا مطلب بیان کرتے ہوئے علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "وأما عند الامام فنقل عنه في المحيط أنه قال لا أراها واجبة لأنها لو وجبت لوجب في كل لحظة لأن نعم الله تعالى على عبده متواترة وفيه تكليف ما لا يطاق" ترجمہ: بہر حال امام اعظم رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مؤقف کے متعلق محیط میں نقل کیا گیا کہ آپ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے فرمایا: میں اس کو واجب نہیں سمجھتا، کیونکہ اگر یہ واجب ہو، تو ہر لمحے ہی واجب قرار پائے گا، اس لیے کہ اللہ تبارک و تعالی کی نعمتیں بندے پر مسلسل رہتی ہیں، لہٰذا اس امر کا مکلف کرنا تکلیف مالا یُطاق ہے (اور شریعت کسی کو بھی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں کرتی)۔ (رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی سجدۃ الشکر، جلد 2، صفحہ 720، مطبوعہ کوئٹہ)

یونہی دیگر فقہائے کرام نے اور امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے فتاوی رضویہ میں یہی بیان فرمایا۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 9، صفحہ 786، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Fsd-9655

تاریخ اجراء: 03 جمادی الاخریٰ 1447ھ/24 دسمبر 2025ء